اٹھامیں مدرسہ و خانقاہ سے غم ناک

بجا طور پر کہا جاتا ہے کہ قیام پاکستان کے وقت اہل پاکستان تعلیم و تربیت کے جس مقام پر کھڑے تھے، آج اس سے کہیں نیچے کھڑے ہیں، اس وقت بھی اہل علم کا کہنا تھا کہ سرکاری اداروں میں جو تعلیم دی جا رہی ہے، اس سے بیکاری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن آج پچاس برس کے بعد ہم تعلیم میں اس قدر پیچھے رہ گئے ہیں کہ جنوبی ایشیا کا ہر ملک ہم سے آگے ہے۔ ہمیں اس صورت حال کا احساس ہو یا نہ، لیکن جنوبی ایشا کے ملک ہماری تعلیمی پس ماندگی پر حیرت زدہ ضرور ہیں۔ اس پسماندگی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ تعلیمی اداروں میں وقت کے ساتھ ساتھ نااہل اور بددیانت عناصر کا اضافہ ہوتا رہا، جو سوسائٹی کے بدقماش لوگوں سے مل کر سرکاری خزانے کو لوٹنے کے منصوبے بناتا رہا۔ حکومت پنجاب نے ان تخریبی عناصر کے خلاف جو مہم جاری کی ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ:

۱۔ فرضی پرائمری یا مڈل اسکول بنائے جاتے۔ سٹاف اور طالب علموں کا "پورا ریکارڈ" رکھا جاتا، ان کے نام سے تنخواہوں اور دوسرے اخراجات کے بل منظور کرائے جاتے۔

۲۔ پرائمری یا مڈل اسکولز موجود ہیں، لیکن اساتذہ کی تعداد اتنی نہیں،

جتنی ظاہر کر کے خزانہ سے رقم وصول کی جاتی ہے' مثلاً اساتذہ کی تعداد اگر ۱۳ ہے' تو تنخواہ بیس آدمیوں کی وصول کی جا رہی ہے۔

۳۔ چیکوں میں جعل سازی کی جاتی ہے' مثلاً چیک اگر پچاس ہزار (۵۰ ہزار) کا جاری ہوا ہے' تو اسے "جادو کی چھڑی" سے ۵ لاکھ بنا دیا جاتا ہے۔ یہ مکروہ دھندا ادھر ۲۰ر ۲۵ سال سے چل رہا تھا' لیکن اب محکمہ تعلیم کے بعض اہل اور فرض شناس افسروں نے اس سازش کا سراغ لگایا اور فوج کے تعاون سے اس کاروباری ٹولے کے خلاف ایک کامیاب قدم اٹھایا۔

اس کارروائی سے پتہ چلتا ہے کہ بدقماش لوگوں نے مختلف لوگوں سے مل کر ملک کو کروڑوں روپوں کا نقصان پہنچایا ہے اور پوری قوم کے مستقبل کو داؤ پر لگا کر انہوں نے ڈیفنس کالونی میں قیمتی مکانات اور اسلام آباد میں پلازے تعمیر کر لیے ہیں۔

حکومت پنجاب اور وزارت تعلیم کے فرض شناس افسروں نے اس ٹولے کے چند افراد کو گرفتار بھی کر لیا ہے۔ اگر یہ مہم پایہ تکمیل کو پہنچ گئی اور مجرموں سے لوٹا ہوا سرمایہ واپس لینے کے لیے اثاثے قرق ہوگئے' تو یہ ایک تاریخی مہم ہوگی۔ جس سے آئندہ کام کرنے والے سرکاری اداروں کو روشنی ملتی رہے گی۔ کیوں کہ علم و تربیت کے خلاف اب مزید کسی قسم کا تساہل قوم کو بہت مہنگا پڑے گا۔

بخاری و مسلم کی ایک متفقہ روایت میں آیا ہے کہ اللہ اہل علم کو اٹھا لے گا اور انسانی سوسائٹی سے علم ناپید ہو جائے گا۔ لوگ گم گشتگان جہل کا رخ کریں گے' جو خود گمراہ ہوں گے' دوسروں کو گمراہ کریں گے۔ (ضلوا فاضلوا)

یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ بعض لوگوں نے چند سکوں کی خاطر تعلیم و تربیت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے' حالانکہ تعلیم ان پر سب سے بڑی تہمت ہے۔ جس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ اب "نہ مدرسہ میں علم ہے اور نہ مسجد میں اخلاص۔" کہا جاتا ہے کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی سے کسی نے کہا کہ آپ کے مدرسہ (دارالعلوم) کے طالب علم چور ہیں' تو انہوں نے برجستہ فرمایا: "بھائی! طالب علم چور نہیں ہیں' ہاں چور طالب علم بن گئے ہیں۔"

مولانا موصوف نے بہت پتے کی بات کہی ہے۔ اگر ہم تعلیمی اداروں کو واقعی تعلیمی ادارے بنانا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں صبحدم چراغ لے کر انساں کی تلاش میں نکلنا پڑے گا اور ان لوگوں کا سراغ لگانا ہوگا' جو واقعی علم و ادب کے پرستار ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا ہے "خدایا! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو نفع بخش نہیں ہے۔ ایسے ہی ایسے قلب سے (جو تیرے سامنے) جھکتا نہیں اور ایسے پیٹ سے جو سیر نہیں ہوتا۔" (اللھم انی اعوذ بک من علم لاینفع ' من قلب لا یخشع من بطن یشبع)

ہم تعلیم و تربیت پر کئی بار لکھ چکے ہیں۔ فرضی مدارس کے خلاف یہ چند الفاظ حکومت پنجاب کی حالیہ کامیاب مہم پر بے اختیار نوک قلم پر آگئے ہیں۔ فرضی مدارس کا "حسب نسب" بے نقاب کرنے کے بعد اگر حکومت پرائیویٹ اداروں کے بارے میں بھی ایک جائزہ کمیٹی بنائے' تو تعلیم و تربیت کے میدان میں حکومت کا یہ دوسرا کامیاب قدم ہوگا۔ بے شبہ بعض پرائیویٹ تعلیمی ادارے مفید خدمات سرانجام دے رہے ہیں جو ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ لیکن ان اداروں میں اکثر ایسے ہیں جن کا بنیادی نقطہ نظر اشاعت علم نہیں' حصول زر ہے۔ جس کی وجہ سے غریب و نادار طالب علموں کو بڑی

مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انگلش میڈیم کا اشتہار دے کر طالب علموں کو لایا جاتا ہے' کیا یہ امر ہماری قومی پالیسی کے مطابق ہے؟ ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ انگریزی زبان ایک بین الاقوامی زبان ہے' جو فلسفہ و ادب اور سیاست و معیشت کا قیمتی سرمایہ رکھتی ہے۔ اس لیے اس کا حصول ازبس ضروری ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہماری اپنی قومی زبان بھی ہے۔ جس سے برابر تغافل برتا جا رہا ہے۔ جو ایک صحت مند رجحان نہیں۔ چنانچہ اگر حکومت پنجاب حالیہ تاریخی مہم کو سر کرنے کے بعد ایک مربوط پروگرام کے تحت پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا بھی جائزہ لے تو حکومت کی یہ دوسری بڑی کامیاب مہم ہوگی۔

رشید احمد (جالندھری)